خاصیات ابواب

وفاق المدارس العربیہ کے ماتحت درجہ ثانویہ عامہ کے
نصاب میں شامل خاصیات ابواب نہایت مختصر
آسان اور عام فہم انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔

تالیف
مفتی عبدالغفور
مدرس جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

مکتبہ دار القلم
سائٹ کراچی

خاصیات ابواب

وفاق المدارس العربیہ کے ماتحت درجہ ثانویہ عامہ کے
نصاب میں شامل خاصیات ابواب نہایت مختصر
آسان اور عام فہم انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔

تالیف
مفتی عبدالغفور
مدرس جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

مکتبہ دار القلم
سائٹ کراچی

نام کتاب:..................خاصیات الابواب

مؤلف:..................مفتی عبدالغفور صاحب

طبع اول:..................۲۰۰۲ء

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ بلمقابل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبۃ المعارف بلمقابل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

مکتبہ نعمانیہ نزد دارالعلوم کورنگی

فہرست

عرض مرتب

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے درجہ ثانیہ عامہ کے نصاب میں فن صرف ہی کے متعلق خاصیات ابواب کو نصاب میں شامل کیا فصول اکبری ایک ایسی کتاب ہے جو فارسی زبان میں ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی مغلق بھی ہے۔اس وجہ سے مطلوبہ درجہ کے طلباء پر دشواری ہونے کی بناء پر بندہ نے دوران تدریس اس بات کو محسوس کیا کہ اردو زبان میں آسان اور عام فہم انداز میں ایک ایسی کتاب کا ہونا ضروری ہے جس سے طلبہ خاصیات ابواب کو آسان طریقہ سے اختصار کے ساتھ بمع امثلہ یاد کر سکیں۔اور اسی کو امتحان میں قلمبند کر سکیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین

عبد الغفور

استاد جامعہ بنوریہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿خاصیات ابواب﴾

فصل خاصیات ابواب کے بیان میں:

خاصیات جمع ہے خاصیت کی۔

لغوی معنٰی: کسی کیساتھ خاص ہونا۔

اصطلاحی تعریف:

"مناطقہ کے ہاں خاصیت کی تعریف یہ کہ مَایُوْجَدُ فِیْهِ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِهٖ" (جو ذوالخاصہ میں پایا جائے وہ غیر میں نہ پایا جائے) لیکن یہاں یہ تعریف مراد نہیں اسلئے کہ کبھی ایک خاصیت کئی ابواب میں پائی جاتی ہے۔

خاصیت سے مراد:

یہاں خاصیت کا مطلب ہے "ابواب کے معنی" یعنی کسی باب کو ھیئت مخصوصہ سے جو معانی حاصل ہوتے ہیں۔

اصول الابواب:

ثلاثی مجرد کے پہلے تین ابواب یعنی نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ ان کو ام الابواب اور اصول ابواب کہا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ: وجہ تسمیہ میں تین وجوہ بیان کی جاتی ہیں

پہلی وجہ: یہ تینوں ابواب یعنی (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ) کثیر الاستعمال ہیں اور کثرت استعمال اصل ہوا کرتا ہے کسی شئے میں۔

دوسری وجہ: ماضی اور مضارع کے معنی میں باعتبار زمانہ کے فرق ہے۔

تو چاہئے کہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ میں بھی تغایر ہو اور یہ بات ان تینوں ابواب میں پائی گئی ہے۔

تیسری وجہ: وجہ یہ ہے کہ یہ تین ابواب ثلاثی مزید کیلئے ماخذ ہیں۔

اعتراض: اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ تینوں ابواب ہی کیوں ماخذ ہیں دوسرے ابواب ماخذ کیوں نہیں؟

جواب: ثلاثی مجرد کے بقیہ تین ابواب انہیں ابواب سے نکالے گئے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جن ابواب کو اصول الابواب یا ام الابواب قرار دیا ہے ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ ایک دوسرے سے مغائر ہے۔

(۱) باب نصر ینصر کی خاصیات

نکتۂ ضروریہ:

أم الابواب کی خاصیات کثیر ہیں اور کثرت خصائص میں یہ سارے برابر ہیں لیکن بعض خاصیات ایسی ہیں جو بعض ابواب میں زیادتی کیساتھ پائی جاتی ہیں۔

نَصَرَ کی خاصیت مغالبہ:

مغالبہ کی تعریف: مفاعلۃ کے صیغے کے بعد ثلاثی مجرد کے فعل کو ذکر کرنا طرفین میں سے کسی ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے، وہ طرفین جو ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

مغالبہ نَصَرَ سے ہی آئیگا اگر چہ وہ صیغہ انفرادی طور پر کسی اور باب سے مستعمل ہو جیسے خَاصَمَنِيْ زَيْدٌ فَخَصَمْتُهٗ (زید نے میرے ساتھ مخاصمہ کیا تو میں خصومت میں اس پر غالب آ گیا) يُخَاصِمُنِيْ زَيْدٌ فَأَخْصِمُهٗ (زید میرے ساتھ خصومت کرتا ہے پس میں

خصومت میں اس پر غالب آتا ہوں۔)

(۲)باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کی خاصیات

اس باب کی خاصیت بھی مغالبہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ فعل، باب مغاعلہ کے بعد مذکور ہو اور مثال واوی ہو یا یائی، اجوف یائی یا ناقص یائی میں سے ہو۔ان چار صورتوں کی وجہ تخصیص یہ ہے کہ یہ معتل ہیں جو کہ باب **نَصَرَ یَنْصُرُ** سے نہیں آسکتے، کیونکہ اس طرح لغت عرب میں ثابت نہیں۔ ہر ایک کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ مثالِ واوی: وَاعَدَنِیْ فَوَعَدْتُہٗ اور یُوَاعِدُنِیْ فَاَعِدُہٗ (پہلی مثال ماضی اور دوسری مضارع کی ہے۔ وَاعَدَ یُوَاعِدُ باب مفاعلہ ہے)

☆ مثالی یائی: یاسرنی فیسرته اور یُیَاسِرُنِیْ فَاَیْسِرُہٗ۔

☆ اجوف یائی کی مثال: بَایَعَنِیْ فَبِعْتُہٗ اور یُبَایِعُنِیْ فَاَبِیْعُہٗ۔

☆ ناقص یائی: کی مثال رَامَانِیْ فَرَامَیْتُہٗ اور یرامینی فارْمِیَہٗ

(۳)باب سمع یسمع کی خاصیت

جن ابواب میں علل (بیماریاں) احزان (غم) فرح (خوشیاں) کے معنی پائے جاتے ہوں تو وہ اکثر باب سمع سے آتے ہیں۔

☆ بیماری کی مثال: سَقِمَ یَسْقَمُ، مَرِضَ یَمْرَضُ (بیمار ہونا)۔

☆ غم کی مثال: غم کی مثال حَزِنَ یَحْزَنُ (غمگین ہونا) فَرِحَ یَفْرَحُ خوش ہونا۔

اس کے علاوہ اس باب سے رنگوں حلیہ وشباہت عیوب وغیرہ کے معانی بھی آتے ہیں۔

☆ رنگ کی مثال: کَدِرَ یَکْدَرُ (مٹیالہ رنگ ہونا)۔

☆عیب کی مثال: عَوِرَ یَعْوَرُ (ایک آنکھ والا ہونا)۔

☆حلیہ کی مثال: بَلِجَ یَبْلَجُ (آبرو کے درمیان کشادگی کا ہونا)۔

نکتہ ضروریہ:

باب سمع کے علاوہ الوان، عیوب اور حُلی (مشابہت صورت) کے معانی باب کرم یکرم سے بھی آتے ہیں۔

☆عیب کی مثال: حَمُقَ یَحْمُقُ (بے وقوف ہونا)۔

☆لون کی مثال: جیسے سَمُرَ یَسْمُرُ (گندم گوں ہونا)۔

☆حلیہ کی مثال: رَعُنَ یَرْعُنُ (جسم کا پھولنا)۔

☆O☆O☆

(٤) خاصیت باب کَرُمَ یَکْرُمُ

وہ الفاظ جن میں صفت خلقیہ حقیقیہ یا صفت طبعیہ حکمیہ یا وہ صفت جو صفت طبعی کے مشابہ ہو، پائی جائے وہ باب کرم یکرم سے آتے ہیں۔

(۱) صفت خلقیہ حقیقیہ:

صفت خلقیہ حقیقیہ اسکو کہتے ہیں جو پیدائشی صفت ہو جیسے حسن اور قبح اس شخص کیلئے جو پیدائشی حسین یا قبیح ہو۔

(۲) صفت طبعیہ حکمیہ:

صفت طبعیہ حکمیہ اسکو کہتے ہیں جو پیدائشی نہ ہو بلکہ بعد میں آئی ہو اور ایسی لازم بن گئی ہو جو کبھی جدا نہ ہوتی ہو۔ جیسے فَقُهَ یَفْقُهُ "فقیہ ہونا"۔

(۴) صفت شبہیہ :

صفت شبہیہ اس کو کہتے ہیں جو بعد میں آئی ہو۔ پیدائشی نہ ہواور لازمی بھی نہ ہو بلکہ عارضی ہو۔ جدا ہو جاتی ہو جیسے وہ شخص جو کپڑوں وغیرہ سے خوبصورتی حاصل کر لے اس کیلئے حَسُنَ یَحْسُنُ کالفظ استعمال کیا جائے۔

☆○☆○☆

(۵) باب فتح یفتح کی خاصیت

اس باب کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے عین یالام کلمے میں حرف حلقی ہوا کرتا ہے۔

حرف حلقی کی تعریف: وہ حروف جن کو ادائیگی کے وقت حلق سے نکالا جاتا ہے، حروف حلقی کہلاتے ہیں۔

حروف حلقی کی تعداد: حرف حلقی مشہور قول کے مطابق چھ (۶) ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

شعر:

حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ، ہا وحا وخا وعین وغین

اعتراض: رَکَنَ یَرْکَنُ اور اَبٰی یَاْبٰی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے قرار دیا ہے حالانکہ بیان کردہ اصول کے خلاف ہے کیونکہ عین اور لام کلمہ حرف حلقی میں سے نہیں ہے۔

جواب: رَکَنَ یَرْکَنُ تداخل ابواب کے قبیل سے ہے اسلئے کہ اس کی ماضی نَصَرَ یَنْصُرُ سے اور مضارع باب سَمِعَ سے ہے اور اَبٰی یَاْبٰی شاذ ہے۔

نصر ینصر سے اور مضارع باب سمع سے ہے اور اَبٰی یَاْبٰی شاذ ہے۔

سوال: آپ کہتے ہیں کہ اَبٰی یَاْبٰی شاذ ہے تو شاذ فصیح کلام میں کیسے آ سکتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ آیا ہے اور وہ فصیح کلام ہے۔

جواب: شاذ کا فصیح کلام میں آنا فصیح ہونے سے مانع نہیں ہے اور اَبٰی یَاْبٰی شاذ تو ہے مگر موافق الاستعمال ہے۔ جیسے اَبٰی یَاْبٰی اور مَسْجِدٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ یہ مخالف القیاس ہونے کے باوجود بھی موافق الاستعمال ہونے کی وجہ سے اس کو مقبول میں شمار کیا۔

(٦) ﴿باب حَسِبَ کی خاصیت﴾

اس سے چند مخصوص الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے قول کے مطابق کل بتّیس (۳۲) الفاظ ہیں۔ مگر ان میں سے صرف اٹھارہ (۱۸) کو ذکر کیا ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) نَعِمَ: خوش ہونا۔ (۲) وَبِقَ: ہلاک ہونا۔

(۳) وَمِقَ: دوست رکھنا۔ (۴) وَثِقَ: اعتماد رکھنا۔

(۵) وَفِقَ: موافق ہونا۔ (٦) وَرِثَ: وارث ہونا۔

(۷) وَرِعَ: پرہیزگار ہونا۔ (۸) وَرِمَ: سوجنا۔

(۹) وَرِیَ: چقماق سے آگ نکالنا۔ (۱۰) وَلِیَ: قریب ہونا۔

(۱۱) وَغِرَ: کینہ رکھنا (۱۲) وَحِرَ: بغض رکھنا۔

(۱۳) وَلِهَ حیران ہونا، غمگین ہونا (۱۴) وَهِلَ: کسی چیز کا خیال آنا۔

(۱۵) وَعِمَ: کسی کیلئے نعمت کی دعا کرنا۔

(۱۶) وَطِیَ: پامال کیا، پاؤں سے روندھنا۔

(۱۷) یَبِسَ: خشک ہونا۔ (۱۸) یَئِسَ: ناامید ہونا۔

☆○☆○☆

ثلاثی مزید کے ابواب کی خاصیات کا بیان

(۱) ﴿باب افعال کی خاصیات﴾

اس باب کی پندرہ (۱۵) خاصیتیں ہیں۔

ا۔ تعدیہ:

وجہ تسمیہ: اسکو تعدیہ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ فعل اور فاعل سے تجاوز کرتا ہے اور مفعول کو چاہتا ہے۔

لغوی معنیٰ: متعدی ہونا، تجاوز کرنا۔

اصطلاحی تعریف:

صرفیوں کی اصطلاح میں تعدیہ کہتے ہیں۔ فعل لازم کو فعل متعدی بنانا۔

تعدیہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) فعل متعدی بیک مفعول (۲) فعل متعدی بدو مفعول (۳) فعل متعدی بسہ مفعول

اقسام ثلثہ کی مثالوں کے ساتھ وضاحت:

(۱) فعل متعدی بیک مفعول: اگر کوئی فعل مجرد میں لازم ہے تو باب افعال میں آنے کے بعد وہ ایک مفعول کا تقاضہ کریگا۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)۔ یہ مجرد کی

مثال۔ متعدی جیسے اَجْلَسَ زَیْدٌ عَمْرواً (زید نے عمرو کو بٹھایا)۔ یہ ثلاثی مزید کی مثال۔

(۲) فعل متعدی بدو مفعول: اگر مجرد میں کوئی فعل متعدی بیک مفعول ہے تو باب افعال میں دو مفعول چاہیگا۔ جیسے حَفَرَ زَیْدٌ نَھْراً

(زید نے نہر کھودی) یہ مجرد کی مثال۔ اَحْفَرْتُ زَیْداً نَھْراً (میں نے زید سے نہر کھدوائی) یہ ثلاثی مزید کی مثال۔

(۳) متعدی بسہ مفعول: اگر مجرد میں کوئی فعل متعدی بدو مفعول ہے تو باب افعال میں آکر متعدی بسہ مفعول ہوگا۔ عَلِمْتُ زَیْداً فَاضِلاً

(میں نے زید کو فاضل جانا) یہ مجرد کی مثال۔ اَعْلَمْتُ زَیْداً عَمْرو فَاضِلاً (میں نے عمر کو زید کے فاضل ہونے کی اطلاع دی) یہ ثلاثی مزید کی مثال۔

۲۔ تصییر:

یہ باب تفعیل کا مصدر ہے جسکے معنی پھیرنا ہے۔

اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں فاعل کے مفعول کو صاحب ماخذ بنانا۔

ماخذ کا لغوی معنی: لینے کی جگہ

اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں جس سے فعل نکالا جائے اسکو ماخذ کہتے ہیں۔ چاہے وہ مصدر ہو یا جامد۔

تعدیہ اور تصییر کی باہمی نسبت: تعدیہ اور تصییر میں عموم خصوص من وجہ کا تعلق ہے۔ کیونکہ دونوں کا اجتماع ممکن ہے۔

خَرَجَ زَیْدٌ وَاَخْرَجْتُہٗ۔

بابِ نصر سے لازم ہے مصدر خروج ہے۔ پس جب بابِ افعال سے لائینگے تو مصدر اِخْرَاجًا ہوگا اور یہ متعدی ہوگا۔

اَخْرَجْتُہٗ پر تصییر کا معنی بھی صادق آتا ہے کیونکہ اَخْرَجْتُہٗ کی جگہ جَعَلْتُہٗ ذَاخُرُوْجٍ ______ کہنا بھی درست ہے۔

صرف تعدیہ کی مثال: جیسے اَبْصَرْتُ زَیْدًا اور صرف تصییر کی مثال جیسے اَنَرْتُ ثَوْبًا یعنی جَعَلْتُہٗ ذَانِیْرًا میں نے کپڑے کو نقش ونگار والا بنایا۔

۳۔ الزام: بابِ افعال کبھی متعدی کو لازم بناتا ہے۔ جیسے

اَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابل تعریف ہوا)

مجرد میں باب سمع سے متعدی ہے بمعنی تعریف کی۔ مثال: حَمِدَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کی تعریف کی)

۴۔ تعریض: لغت میں پیش کرنا اور کنایت سے بات کرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں تعریض یہ ہے کہ فاعل مفعول کو ماخذ کے مدلول کی جگہ لے جائے۔ جیسے اَبَعْتُ شَاۃً (میں بکری کو کل بیع پر لے گیا)

۵۔ وجدان: لغت میں پانا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول کو معنی ماخذ کیساتھ متصف پانا۔ جیسے

اَبْخَلْتُہٗ (میں نے اسکو بخل کے ساتھ متصف پایا) ماخذ بخل ہے۔

۶۔ سلبِ ماخذ: لغت میں دور کرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا تو اس وقت فعل متعدی

ہوگا۔ جیسے شَکٰی زَیْدٌ ثلاثی مجرد میں بمعنی شکایت کرنا اور اَشْکَیْتُہٗ باب افعال سے ہے (میں نے اسکی شکایت کو دور کیا یعنی میں نے اس کو راضی کر دیا)

۷۔ اعطاء ماٗ خذ: لغت میں ماٗ خذ کو دینا یا عطا کرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول کو ماٗ خذ دینا پھر اعطاء ماخذ تین قسم پر ہے۔

(۱) فاعل کا مفعول کو نفس ماخز دینا جیسے اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی ماخذ ہڈی ہے۔

(۲) فاعل کا مفعول کو محل ماخذ دینا جیسے اَشْوَیْتُہٗ (میں نے اس کو گوشت بھونے کیلئے دیا) اس کا ماخذ اشواء ہے (بھونا)۔

(۳) فاعل کا مفعول کو ماخذ کا حق دینا جیسے اَقْطَعْتُہٗ قُضْبَانًا (میں نے اس کو زائد شاخوں کے کاٹنے کا حق دیا (یعنی اجازت دی)

۸۔ بلوغ: لغت میں فاعل کا ماٗ خذ میں پہنچنا یا آنا۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔

(۱) زمان کے اعتبار سے

(۲) مکان کے اعتبار سے

(۳) عدد کے اعتبار سے

(۱) زمان کی مثال جیسے

اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت میں آیا) (ماٗ خذ صبح)

(۲) مکان کی مثال جیسے اَعْرَقَ زَیْدٌ (زید عراق پہنچ گیا) (ماٗ خذ عراق)

(۳) عدد کی مثال جیسے اَعْشَرَۃَ الدَّرَاہِمُ دراہم دس عدد تک پہنچ گیا (ماخذ عشر)

۹۔ صیر ورت: لغت میں پھر جانا۔

اصطلاح: اصطلاح میں اسکے تین معنی ہیں۔

(۱) فاعل کا صاحب مأخذ والا ہونا۔

مثلاً: اَلْبَنَتِ النَّاقَةُ (اونٹنی دودھ والی ہوئی) (مأخذ لبن ہے)

(۲) فاعل کا ایسے چیز کا مالک ہونا جو مأخذ کیساتھ موصوف ہو، جیسے

اَجْرَبَ الرَّجُلُ (ایک شخص کا خارشی اونٹ کا مالک ہونا)

(۳) فاعل کا مأخذ میں کسی چیز والا ہونا۔ جیسے

اَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسم خریف میں بچہ والی ہوئی)

۱۰۔ لیاقت: لغت میں لائق ہونا، تابع ہونا، موافق ہونا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مأخذ کے لائق اور مستحق ہونا۔ جیسے

اَلَامَ الرَّجُلُ (ایک شخص ملامت کے لائق ہوا) (ماخذ لوم) بمعنی ملامت

۱۱۔ حینونت: یہ حین سے ہے بمعنی وقت۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مأخذ کے وقت میں پہنچنا یا قریب ہونا۔ جیسے

اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کے قریب ہوئی) (مأخذ حصاد ہے)

۱۲۔ مبالغہ: لغت میں کثرت اور زیادت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاح: اصطلاح میں اصل مأخذ میں کثرت اور زیادت کا ہونا۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) پہلا یہ کہ مبالغہ مقدار میں ہو۔ جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت بہت پھلدار ہوگیا)

(۲) دوسرا یہ کہ مبالغہ کیفیت میں ہو۔ جیسے

اَسْفَرَ الصُّبْحُ ۔ (صبح خوب روشن ہوگی)

۱۳۔ ابتداء: لغت میں شروع ہونا۔

اصطلاح: اصطلاح میں کسی فعل کا ابتدا باب افعال سے آنا، چاہے وہ لفظ مجرد سے بالکل نہ آتا ہو۔ جیسے

اَرْقَلَ زَيْدٌ (زید نے جلدی کی)

یا مجرد سے وہ لفظ آیا ہو مگر باب افعال میں شروع سے دوسرے معنی میں استعمال ہو۔ جیسے اَشْفَقَ بمعنی خوف زدہ ہوا۔ مجرد میں اسکا معنی شفقت کے ہے اور اَقْسَمَ زَيْدٌ (زید نے قسم کھائی) اور مجرد میں اسکا معنی ہے تقسیم کرنا۔

۱۴۔ موافقت: باب افعال کا معانی جس باب کے موافق ہوتے ہیں وہ چار ابواب ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) تفعیل (۳) تفعّل (۴) استفعال

پہلے کی مثال:

مثلاً: دَجَى اللَّيْلُ وَاَدْجَى اللَّيْلُ۔

دوسرا باب افعال سے ہے اور دونوں کے معنی ہیں رات تاریک ہوگئی۔

دوسرے کی مثال جیسے۔

اَكْفَرْتُهٗ وَكَفَّرْتُهٗ (میں نے اسکو کفر کیطرف منسوب کیا)

تیسرے کی مثال:

اَخْبَيْتُهٗ وَتَخَبَّيْتُهٗ (میں نے اس سے خیمہ بنالیا)

چوتھے کی مثال:

اَعْظَمْتُهٗ وَاسْتَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسکو بڑا خیال کیا)

۱۵۔ مطاوعت (لغوی معنی): ثلاثی مجرد اور باب تفعیل کے بعد باب انفعال کا اسلئے آنا تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کرلیا ہے۔

اوّل یعنی ثلاثی مجرد کی مثال: جیسے کَبَبْتُہٗ فَانْکَبَّ (میں نے اسکو اندھا کیا پس وہ اندھا ہوگیا)

ثانی یعنی باب تفعیل کی مثال: جیسے بَشَّرْتُہٗ فَانْبَشَرَ (میں نے اسکو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوگیا)

فائدہ نمبر۱: خاصہ مطاوعت میں باب انفعال لازم ہوگا اگرچہ فی نفسہٖ متعدی ہو۔

فائدہ نمبر۲: مطاوعت کا معنی ہے کہ کسی فعل کا دوسرے فعل کے بعد اسلئے آنا کہ یہ بات بتلائے کہ اوّل فعل کے فاعل نے مفعول کو قبول کرلیا ہے۔

(۲) ﴿باب تفعیل کی خاصیات﴾

اس باب کی کل تیرا (۱۳) خاصیات ہیں۔

۱۔ تعدیہ: جیسے فَرِحَ (خوش ہونا) اور فَرَّحَ (خوش کرنا)

(۱) متعدی بیک مفعول: فَسَّقْتُہٗ میں نے اسے فاسق کہا مجرد جیسے فَسَقَ زَیْدٌ زید فاسق ہوگیا۔ متعدی بدو مفعول کی مثال عَلَّمْتُہٗ حَقًّا میں نے اسکو حق بتلایا۔

فائدہ: متعدی بسہ مفعول ہونا یہ باب افعال کی خاصیت ہے دوسرا کوئی فعل متعدی بسہ مفعول نہیں ہوگا۔

۲۔ تصییر: تعریف لغوی و اصطلاحی ماقبل میں گزر چکی ہے، مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ ماقبل میں یہ بات بیان ہوچکی ہے کہ تعدیہ اور تصییر میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت

ہے۔یہاں صرف اجتماعی مادہ کی مثال دی جاتی ہے: مادہ اجتماعی کی مثال۔
نَزَّلْتُهٗ اَیْ جَعَلْتُهٗ ذَانُزُوْلٍ (میں نے اسکو اترنے والا بنایا)

۳۔سلب ماٰ خذ: لغوی واصطلاحی تعریف ماقبل میں گزر چکی ہے۔مثالیں یہ ہیں۔

قَذِیَتْ عَیْنُهٗ (اسکی آنکھ میں تنکا پڑ گیا)

وقَذَّیْتُ عَیْنَهٗ (میں نے اسکی آنکھ سے تنکا دور کیا)

۴۔صیرورت: جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہو گیا نَوَّرَ کا ماٰ خذ نُوْرٌ ہے بمعنی شگوفہ۔

۵۔بلوغ: اسکا معنی ہے رسیدن یعنی پہنچنا۔اور آمدن (آنا) مثال کے طور پر جیسے۔

عَمَّقَ زَیْدٌ فِی الْعِلْمِ (زید علم میں گہرائی تک پہنچ گیا)

آمدن کے مثال یہ ہے۔

خَیَّمَ زَیْدٌ (زید خیمہ میں آیا)

۶۔مبالغہ: یہ خاصہ باب تفعیل کا زیادہ آتا ہے پھر مبالغہ تین قسم کے ہیں۔

(۱) مبالغہ فی الفعل (۲) مبالغہ فی الفاعل (۳) مبالغہ فی المفعول

مبالغہ فی الفعل: مبالغہ فی الفعل کی دو قسمیں ہیں۔

☆ مبالغہ مقدار میں ہو جیسے جَوَّلَ زَیْدٌ (زید کئی مرتبہ گھوما)۔

☆ مبالغہ کیفیت میں ہو جیسے صَرَّحَ زَیْدٌ (زید خوب ظاہر ہوا)۔

مبالغہ فی الفاعل: جیسے مَوَّتَ الْاِبِلُ بہت زیادہ اونٹ مر گئے۔

مبالغہ فی المفعول: جیسے قَطَّعْتُ الثِّیَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے۔

۷۔نسبت الی الماخذ: لغت میں ماٰ خذ کیطرف نسبت کرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول کو مأخذ کیطرف منسوب کرنا۔ جیسے
فَسَّقْتُہٗ (میں نے اس کی فسق کی طرف نسبت کی)

۸۔ الباس ماخذ: لغت میں الباس کا معنی پہنانا ہے۔
اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول کو مأخذ پہنانا۔ جیسے
جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنایا)
مأخذ جُلٌّ ہے۔

۹۔ تخلیط: لغت میں ملانا۔
اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول کو ماخذ کیساتھ خلط ملط کرنا۔ جیسے
ذَهَّبْتُ الْإِنَاءَ میں نے برتن کو سنہرا کردیا (مأخذ ذَهَبٌ ہے)

۱۰۔ تحویل: لغت میں پھیرنا۔
اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعول کو مأخذ بنانا یا مأخذ کیطرح بنانا۔ جیسے
نَصَّرْتُ زَيْدًا میں نے زید کو نصرانی بنایا
دوسرا خَيَّمْتُ الرِّدَاءَ میں نے چادر کو خیمہ بنایا

۱۱۔ قصر: لغت میں چھوٹا کرنا۔
اصطلاح: اصطلاح میں اختصار کی غرض سے مرکب کا ایک کلمہ باب تفعیل سے بنالیا جائے۔ جیسے
هَلَّلَ زَيْدٌ (زید نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا)۔ سَبَّحَ زَيْدٌ (زید نے سبحان اللہ کہا)۔
رَجَّعَ زَيْدٌ (زید نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا)۔

۱۲۔ موافقت: فَعَلَ، اَفْعَلَ اور تَفَعَّلَ کے معنی میں موافقت اور ہم معنی ہونا۔

جیسے

(۱) موافقت فَعَلَ: تَمَّرْتُهُ بمعنی تَمَرْتُهُ (میں نے اسکو کھجور دیا)

اس میں خاصہ اعطاء ہے

(۲) موافقت أَفْعَلَ: تَمَّرَ بمعنی اَتْمَرَ (کھجور تمر بن گئی یعنی خشک ہوگئی) اس

میں خاصہ صَيْرُوْرَتْ ہے۔

(۳) موافقت تَفَعَّلَ:

تَرَّسَ بمعنی تَتَرَّسَ (وہ ڈھال کو کام میں لایا)

۱۳۔ ابتداء: لغت میں اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ اس کا مجرد نہ ہو۔ جیسے

لَقَّبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کا لقب رکھا)

(۲) دوسرا یہ کہ اسکا معنی مجرد کے خلاف ہو۔ جیسے جَرَّبَ بمعنی امتحان لیا، آزمایا جبکہ مجرد سے اس لفظ کا معنی خارش زدہ ہونا ہے، جیسا کہ اہل عرب کہا کرتے ہیں۔

جَرِبَ جَمَلٌ (اونٹ خارش والا ہوگیا)۔

(۳) ﴿باب تفعّل کی خاصیات﴾

اس کی کل گیارہ خاصیات ہیں

۱۔ مطاوعت: یعنی (مطاوعت تفعیل) باب تَفَعُّل کا باب تفعیل کے بعد آنا تاکہ دلالت کرے کہ فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کرلیا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعل نے مفعول پر جو اثر ڈالا ہے اسکا جدا ہونا ناممکن ہو، جیسے

قَطَعْتُ الثِّيَابَ (میں نے کپڑے کو کاٹا)

فَتَقَطَّعَ (پس وہ کٹ گیا)

(۲) مفعول سے فعل کے اثر کا جدا ہونا ممکن ہو۔ جیسے

اَدَّبْتُهٗ، فَتَاَدَّبَ (میں نے اس کو ادب سکھایا پس وہ مؤدب ہو گیا)۔

۲۔ تکلف در مأخذ: لغت میں کسی چیز کو تکلیف سے حاصل کرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا اپنے آپ کو ایسے مأخذ کیطرف منسوب کرنا جس کی طرف وہ خلقتاً منسوب نہیں ہے۔ جیسے

تَكَوَّفَ زَيْدٌ (زید نے اپنے آپ کو کوفہ کیطرف منسوب کیا) یا زید بتکلف کوفی بنا۔

یا فاعل کا اپنے آپ کو ایسے مأخذ کے حاصل کرنے میں تکلیف و مشقت میں ڈالنا جو خلقتاً اس میں نہ ہو۔ جیسے

تَشَجَّعَ زَيْدٌ (زید نے دلیری ظاہر کی)

(۲) تَمَرَّضَ زَيْدٌ (زید بتکلف مریض بنا)

۳۔ تَجَنُّب: لغت میں مأخذ سے پرہیز کرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مأخذ سے پرہیز کرنا یا کنارہ کشی اختیار کرنا۔ جیسے

تَحَوَّبَ زَيْدٌ (زید نے گناہوں سے پرہیز کیا)

۴۔ لبس مأخذ: لغت میں مأخذ کا پہننا۔ جیسے

تَخَتَّمَ زَيْدٌ زید نے انگوٹھی پہنی (خاتم مأخذ ہے)

۵۔ عمل: لغت میں کسی چیز کو عمل میں لانا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا ماخذ کواس کام میں لانا جس کیلئے وہ بنایا گیا ہے۔

پھر تعمل تین قسم پر ہے۔

(۱) ماخذ فاعل سے اسطرح ملحق ہو کہ جداگانہ محسوس نہ ہو۔ جیسے

تَدَهَّنَ زَيْدٌ (زید نے تیل کو کام میں لایا)

(۲) ماخذ فاعل سے ملحق تو ہو مگر جداگانہ محسوس ہو۔ جیسے

تَتَرَّسَ زَيْدٌ (زید ڈھال کو کام میں لایا)۔

(۳) مأخذ فاعل سے ملحق نہ ہو بلکہ جدا ہوتا ہو۔ جیسے

تَخَيَّمَ زَيْدٌ (زید نے خیمہ کو کام میں لایا)

۶۔ اتخاذ: لغت میں پکڑنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں اسکی چار صورتیں ہیں۔

(۱) مأخذ کو بنانا۔ جیسے

تَبَوَّبَ اس نے دروازہ بنایا

(۲) مأخذ کو لینا۔ جیسے

تَجَنَّبَ (اس نے ایک جانب کو اختیار کیا)

(۳) کسی چیز کو مأخذ بنانا۔ جیسے

تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا)

(۴) کسی چیز کو مأخذ میں لینا۔ جیسے

تَأَبَّطَ الصَّبِيَّ (بچہ کو بغل میں لیا)

۷۔ تدریج: یعنی فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ بار بار کرنا۔ تدریج کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ کام جو ایک دفعہ ہو سکے مگر فاعل اسکو آہستہ آہستہ کرے۔ جیسے

تَجَرَّعَ (اس نے پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیا)

(۲) وہ کام جسکا ایک دفعہ حاصل کرنا ناممکن ہو۔ جیسے تَحَفَّظَ الْقُرْاٰنَ (اس نے قرآن کریم حفظ کیا)

۸۔ تحول: لغت میں کسی چیز کا پھرنا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا عین ماٗخذ یا مثل ماٗخذ ہونا۔ جیسے

تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی بنا)

تَبَحَّرَ زَیْدٌ (زید علم میں دریا کی مانند ہو گیا)

۹۔ صیرورت: لغت میں فاعل کا صاحب ماٗخذ بننا۔ جیسے

تَمَوَّلَ زَیْدٌ زید مالدار بن گیا

۱۰۔ موافقت:

(۱) موافقت مجرد: جیسے تَقَبَّلَ زَیْدٌ بمعنی قبل (زید نے قبول کیا)۔

(۲) موافقت افعل: جیسے تَهَجَّدَ بمعنی اَهْجَدَ (اس نے نیند دور کی)

(۳) موافقت فعل: جیسے تَكَذَّبَ بِهٖ بمعنی كَذَّبَهٗ (اس کو کذب کیطرف منسوب کیا)

(۴) موافقت استفعال: جیسے

تَحَوَّجَ بمعنی اِسْتَحْوَجَ (اس نے حاجت طلب کرلی)

۱۱۔ ابتداء: یہ دو قسم پر ہے۔

(۱) سرے سے اس کا مجرد ہی نہ آتا ہو نہ اس کا ہم معنی، نہ دوسرے معانی میں۔ جیسے

تَشَمَّسَ زَیْدٌ (زید آج سورج میں کھڑا ہوا)

(۲) اسکا مجرد اس معنی میں نہ آتا ہو مگر دوسرے معانی میں مستعمل ہو۔ جیسے

تَکَلَّمَ زَیْدٌ زید نے کلام کیا

کَلِمَ زَیْدٌ زید نے زخمی کیا

(٤) باب مفاعلہ کی خاصیات

باب مفاعلہ کی مندرجہ ذیل خاصیات ہیں:

(۱) **مُشَارَکَتْ**: لغت میں شریک ہونا۔

اصطلاح: اصطلاح میں فاعل کا مفعولیت میں اور مفعول کا فاعلیت میں شریک ہونا یعنی دونوں میں سے ہر ایک میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ فاعل بھی بن سکتا ہے اور دونوں مفعول بھی بن سکتا ہے۔ جیسے

قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرواً (زید اور عمرو نے آپس میں لڑائی کی)

۲۔ **موافقت**: اس کی اقسام مع الامثلہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) موافقتِ مجرد: جیسے سَافَرَ زَیْدٌ زید نے سفر کیا سَافَرَ بمعنی سَفَرَ

(۲) موافقت اَفْعَل: جیسے بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ میں نے اسکو دور کیا

(۳) موافقت تَفَاعُل: جیسے شَاتَمَ زَیْدٌ عَمْرواً (زید اور عمرو نے آپس میں گالی گلوچ کی) یہ تشاتم کے ہم معنی ہے۔

۳۔ **تصییر**: یعنی کسی چیز کو صاحبِ مأخذ بنایا۔ جیسے

عَافَاکَ اللّٰہُ اَیْ جَعَلَکَ ذَاعَافِیَۃٍ (اللہ رب العزت نے آپ کو عافیت والا بنادیا)

۴۔ابتداء: جیسے

قَاسَا زَیْدٌ زید نے اس تکلیف کا رنج اٹھایا۔ (مجرد قَسْوۃ سختی ہے)

۵۔موافقت تفعیل: جیسے

ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ (میں نے شے کو دو چند کر دیا) بمعنی ضَعَّفْتُہٗ

نکتہ: بعض حضرات نے موافقت کی ہر قسم کو مستقل قسم شمار کیا ہے اس طرح کل سات قسمیں ہوں گی۔ ورنہ پانچ قسمیں ہیں۔

(۵) ﴿باب تفاعل کی خاصیات﴾

اس باب کی کل چھ خاصیات ہیں۔

(۱) تشارک: بمعنی مشارکت ہے جو باب مفاعلہ کی خاصیت ہے۔ ان دونوں میں صرف لفظ کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔ مفاعلت میں دونوں شریکوں میں سے ایک شریک فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے جبکہ باب تفاعل میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔ جیسے

تَخَاصَمَ زَیْدٌ وعَمْرٌو (زید اور عمر نے ایک دوسرے سے لڑائی کی)

(۲) تخییل: لغت میں مأخذ کا حصول اپنے اندر دکھانا جو حقیقت میں حاصل نہ ہو جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا)

فائدہ:

تخییل اور تکلف میں فرق:

دونوں میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں مأخذ فعل محبوب ہوتا ہے اور تخییل میں مکروہ اور

ناگوار ہوتا ہے محض دوسروں کو دکھانے اور دھوکہ دینے کیلئے ماٰ خذ کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۳) مطاوعت: فاعَلَ بمعنی اَفْعَلَ باب مفاعلت کی مطاوعت جب کہ مفاعلہ باب افعال کے معنی میں ہو۔ جیسے

بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ میں نے اسکو دور کیا پس وہ دور ہو گیا

(۴) موافقت مجرد: جیسے تَعَالٰی بمعنی عَلٰی (بلند ہوا)

(۵) موافقت افعل: جیسے تَیَامَنَ بمعنی اَیْمَنَ وہ یمن میں داخل ہوا

(۶) ابتداء: اس ز ن ماقبل میں مفصل گزر چکا ہے۔ جیسے

تَبَارَکَ (بابرکت ہوا)

مجرد بَرَکَ ہے بمعنی (اونٹ بیٹھا) تَدَاخَکَ بمعنی تَدَاخَلَ داخل ہوا (مجرد نہیں)

فائدہ: باب مفاعلہ میں جو فعل متعدی بدو مفعول ہو وہ تفاعل میں متعدی بیک مفعول ہوگا۔ اور اگر مفاعلہ میں متعدی بیک مفعول ہے تو تفاعل میں مجرد ہوگا۔

اوّل کی مثال: جیسے

(۱) جَاذَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کا کپڑا کھینچا)

اور اگر اس کو تفاعل میں لائینگے تو ایک مفعول ہوگا۔ جیسے

تَجَاذَبْنَا الثِّیَابَ (ہم نے ایک دوسرے کے کپڑے کھینچے)

(۲) قَاتَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید سے قتال کیا) اگر اسے باب تفاعل میں لائیں تو یہ صورت ہوگی۔

تَقَاتَلْتُ اَنَا وَزَیْدٌ (میں نے اور زید نے ایک دوسرے سے قتال کیا)

(٦)﴿باب افتعال کی خاصیات﴾

اس کی کل چھ خاصیتیں ہیں۔

ا۔اتخاذ: اس کی چارصورتیں ہیں جن کا بیان باب تفعیل میں ہو چکا ہے۔

(۱) پہلے کی مثال جیسے اِجْتَحَرَ بمعنی سوراخ بنانا۔اِحْتَجَرَ بمعنی حجرہ بنانا۔

(۲) اِجْتَنَبَ: اس نے جانب کو اختیار کیا یعنی (وہ گوشہ میں بیٹھا) ماخذ جنب۔

(۳) اِغْتَذَی الشَّاۃَ: اس نے بکری کو غذا بنایا۔ماٰ خذ غذا۔

(۴) اِعْتَضَدَہٗ: اس نے بغل میں لیا۔ماخذ عِضُدٌ۔

۲۔تصرف: فعل کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔جیسے

اِکْتَسَبَ الْمَالَ اس نے مال حاصل کرنے کی کوشش کی

۳۔تخییر: فاعل کا کسی کام کو اپنے لئے کرنا۔جیسے

اِکْتَالَ الشِّعِیْرَ (اپنے لئے جو تولنا) کما فی التنزیل العزیز اِذَ کْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ۔

۴۔مطاوعت: فَعَّلَ یعنی باب تفعیل کے بعد باب افتعال کا اسلئے آنا تاکہ دلالت کرے کہ فاعل کے اثر کو مفعول نے قبول کرلیا ہے۔جیسے

غَمَّمْتُہٗ فَاغْتَمَّ (میں نے اسکو غمگین کیا پس وہ غمگین ہوا)

۵۔موافقت: اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) موافقت مجرد: جیسے اِبْتَلَجَ بمعنی بَلِجَ روشن ہوا۔

(۲) موافقتِ اَفْعَلَ: جیسے اِحْتَجَزَ بمعنی اَحْجَزَ (حجاز میں داخل ہوا)۔

(۳) موافقت تفعّل: جیسے اِرْتَدٰی بعمنی تَرَدّٰی (اس نے چادر کو پہنا)

(۴) موافقت تفاعل: جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو بمعنی تَخَاصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو

(۵) موافقتِ استفعال: جیسے اِیْتَجَرَ بمعنی اِسْتَاجَرَ اس نے اجر طلب کی

۶۔ ابتداء: اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ اسکا مجرد نہ آتا ہو۔ جیسے اِبْتَجَزَ بمعنی جھک جانا۔

(۲) دوسرا یہ کہ اسکا مجرد آتا ہو مگر دوسرے معنی میں استعمال ہو۔ جیسے

اِسْتَلَمَ (بوسہ دینا اس کا مجرد) سَلِمَ بمعنی (سلامتی کے ہے)

(۶) ﴿باب استفعال کی خاصیات﴾

اس باب کی کل دس خاصیات ہیں۔

(۱) **طلب**: یعنی مأخذ کا طلب کرنا جیسے اِسْتَطْعَمْتُہٗ (میں نے اس سے کھانا طلب کیا)

(۲) **لیاقت**: یعنی کسی چیز کا مأخذ کے لائق ہونا۔ جیسے

اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبَ (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا) (مأخذ رقعة ہے)

(۳) **وجدان**: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا۔ جیسے

اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اسکو عزت مند پایا)

(۴) **حسبان**: یعنی کسی چیز کو مأخذ کیساتھ موصوف خیال کرنا۔ جیسے

اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اسکو نیک گمان کیا)

(۵) تحوّل: یعنی کسی چیز کے عین ماٗخذ یا مثل ہونا اور یہ دو قسم پر ہیں۔

☆ تحول صوری جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ گارا پتھر بن گیا یا مثل پتھر ہو گیا

☆ اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ اونٹنی ہو گیا) صفت ضخامت میں

(٦) اتخاذ: جیسے اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدُ (ملک ہند کو وطن بنایا)

(۷) قصر: یعنی اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ کو اشتقاق کرنا۔ جیسے اِسْتَرْجَعَ بمعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔

(۸) مطاوعت: جیسے

اَقَمْتُهٗ فَاسْتَقَامَ میں نے اسکو قائم کیا پس وہ قائم ہو گیا

(۹) موافقت: اس باب کی چار طرح کی موافقتیں ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ موافقتِ مجرد ☆ موافقتِ افعل ☆ موافقتِ تفعّل اور ☆ موافقت افتعال

(۱) اوّل جیسے اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (ٹھہر گیا)

(۲) دوسرا جیسے اِسْتَجَابَ بمعنی اَجَابَ (جواب قبول)

(۳) تیسرا اِسْتَکْبَرَ بمعنی تَکَبَّرَ (بڑائی ظاہر کی)

(۴) چوتھا جیسے اِسْتَعْصَمَ بمعنی اِعْتَصَمَ (وہ گناہ سے بچا)

(۱۰) ابتداء: جیسے اِسْتَعَانَ (اس نے زیر ناف بال صاف کیے)

(۷) باب انفعال کی خاصیت

کل سات خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم: یعنی باب انفعال کی ایک خاصیت لازم ہونا ہے خواہ اسکا مجرد لازم ہو

یا متعدی ہو۔

اوّل کی مثال اِنْفَرَحَ خوش ہوا مجرد فَرِحَ (لازم)

ثانی (متعدی) جیسے اِنْصَرَفَ (لوٹ پھرا) اسکا مجرد صَرَفَ (متعدی) ہے۔

(۲) علاج: یعنی باب انفعال کا اُن الفاظ سے آنا کہ جن کے معنی کا ادراک حواس ظاہری سے ہو سکے اور اعضائے ظاہری کا اثر ہو۔

مثال جیسے اِنْکَسَرَ (ٹوٹا) اِنْفَطَرَ (پھٹا)۔

فائدہ:

لزوم اور علاج باب انفعال کیلئے لازم ہیں اور اسکا کوئی فعل ان دونوں سے خالی نہ ہوگا۔ اور باب انفعال کے علاوہ دوسرے ابواب میں ان کا استعمال مجازی ہوگا۔

(۳) مطاوعت فَعَلَ: کَسَرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسکو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا)۔

(۴) مطاوعت اَفْعَلَ: اَغْلَقْتُ الْبَابَ. فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہوگیا)

(۵) موافقت مجرد: اِنْبَلَجَ بمعنی بَلَجَ (کشادہ ہوا)

(۶) موافقت اَفْعَلَ: اِنْحَجَزَ بمعنی اِحْجَزَ (حجاز میں داخل ہوا)

اِنْحَصَدَ الزَّرْعُ بمعنی اَحْصَدَ (کھیتی کاٹنے کے وقت تک پہنچ گئی)

(۷) ابتداء: جیسے اِنْطَلَقَ چلا گیا مجرد طَلَقَ

خاصیت افعیعال: اس باب کی چار خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم: یہ غالب ہے اور تعدیہ قلیل ہے جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ (میں نے اس کو شیریں خیال کیا) اور اِعْرَوْرَيْتُهٗ (میں اس پر بے زین سوار ہوا)۔

(۲) مبالغہ: یہ لازم ہے جیسے اِعْشَوْشَبَ الْاَرْضُ (زمین بہت گھاس والی ہوگئی)

(۳) مطاوعت فعل: جیسے ثَنَيْتُهٗ اِثْنَوْنٰى (میں نے اس کو لپیٹا پس وہ لپٹ گیا)۔

(۴) موافقت اِسْتَفْعَلَ: جیسے اِحْلَوْلَيْتُهٗ بمعنی اِسْتَحْلَيْتُهٗ اور یہ دونوں خواص نوادر ہیں۔

خاصیت اِفْعِلَال و اِفْعِيْلَال: ان دونوں کے چار چار خواص ہیں۔

(۱) لزوم (۲) مبالغہ (۳) لون (۴) عیب جیسے اِحْمَرَّ بہت سرخ ہوا۔ اِشْهَابَّ بہت سفید ہوا۔ اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ بہت بھینگا ہوا۔

خاصیت افعوال: اس باب کی بنا مُقْتَضَبْ (صیغہ اسم مفعول) ہے۔ بمعنی بریدہ اور اصطلاح میں وہ ہے کہ اس کی اصل یا مثل اصل کے موجود نہ ہو اور حرف الحاق اور حرف زائد للمعنی سے خالی ہو۔

خاصیت فَعْلَلَ: اس باب کی بہت سے خواص ہیں ان میں چند یہ ہیں۔

(۱) قصر جیسے بَسْمَلَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھی۔

(۲) اِلباس جیسے بَرْقَعْتُهٗ میں نے اس کو برقعہ پہنایا۔

(۳) مطاوعت خود جیسے غَطْرَشَ اللَّيْلُ بَصَرَهٗ فَغَطْرَشَ رات نے اس کی بصر کو پوشیدہ کیا پس وہ پوشیدہ ہوگئی۔

(ف) یہ باب ہمیشہ صحیح و مضاعف آتا ہے اور مہموز کم جیسے زَلْزَلَ، وَسْوَسَ۔

خاصیت تَفَعْلُل: اس باب کی دو خاصیتیں ہیں۔

(۱) مطاوعتِ فعلل جیسے دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ میں نے اس کو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا۔

(۲) جیسے تَبَخْتَرَ ناز سے چلا۔

خاصیت اِفْعَنْلَلَ: اس باب کی دو خاصیتیں ہیں۔

(۱) لزوم (۲) مطاوعت فعلل مع مبالغہ جیسے ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ۔ میں نے اس کا خون گرایا۔ پس وہ خون ریختہ ہوا۔

خاصیت اِفْعَلَلَّ: یہ باب بھی لازم و مطاوع فعلل آتا ہے جیسے طَمْأَنْتُہٗ فَاطْمَأَنَّ۔ میں نے اس کو اطمینان دلایا۔ پس وہ مطمئن ہوگیا۔ کبھی مقتضب بھی آتا ہے جیسے اِکْفَهَرَّ النَّجْمُ ستارہ روشن ہوگیا۔ اس کا مجرد نہیں آتا۔

فائدہ:...... ابواب ملحقات معانی اور خواص میں مثل ملحق بہا کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے۔

(تمت بالخیر والحمد للہ رب العالمین)

وصلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

عبد الغفور

استاذ ورفیق دار الافتاء

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶